88485 ـ دھاگے سے بنی ہوئی چوڑیاں پہننے کا حکم

سوال

نوجوان لڑکیوں میں آج کل رنگ برنگے دھاگے سے بنی ہوئی چوڑیاں اور کڑے بہت معروف ہيں، اور اس كے متعلق چھوٹے چھوٹے كتابچے بھی ملتے ہيں جو انہيں بنانے اور پہننے كے طريقے بيان كرتے ہيں، لڑكياں زينت كے ليے پہنتی ہيں، سوال يہ ہے كہ:

1 ـ آيا يہ اس ممنوعہ دھاگہ ميں تو شامل نہيں جسے پہننے كی نہی آئی ہے ؟

2 ـ اگر يہ نقصان دور كرنے كے ليے نہ بھی پہنے جائيں تو كيا پھر بھی مشركوں سے مشابہت ميں داخل ہوتے ہيں ؟

3 ـ كيا برائی كور وكنے كے ليے مقصد معتبر ہے. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس قسم كے كڑے اور چوڑيوں ميں اصل تو اباحت اور جواز ہی ہے، كيونكہ عورت اس سے زينت حاصل كرتی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالى نے بغير كسى دليل شرعی كے زينت حرام كرنے والے كی مذمت كرتے ہوئے فرمايا ہے:

آپ كہہ ديں كے اللہ تعالى كے پيدا كيے ہوئے اسباب زينت كو، جنہيں اللہ تعالى نے اپنے بندوں كے ليے بنايا ہے، اور كھانے پينے كی حلال چيزوں كو كس شخص نے حرام كيا ہے؟ آپ كہہ ديجئے كہ يہ اشياء اس طور پر كہ قيامت كے روز خالصتا اہل ايمان كے ليے ہونگی اور دنياوی زندگی ميں بھی مومنوں كے ليے ہيں، ہم اسی طرح تمام آيات كو سمجھ داروں كے ليے صاف صاف بيان كرتے ہيں الاعراف (32).

چنانچہ زينت ميں سے كچھ بھی بغير دليل شرعی كے حرام نہيں كيا جا سكتا، صرف وہی حرام ہوگی جس كی حرمت ميں شرعی دليل مل جائے، اور جب كی حرمت كی كوئی دليل نہيں تو وہ حلال ہے.

دوم:

رہا مسئلہ ان كڑوں اور چوڑيوں كا دھاگہ پہننے كے حكم ميں داخل ہونے كا تو اس كے متعلق گزارش ہے كہ:

تو دھاگہ پہننے كی ممانعت اور نہی سے مراد يہ ہے كہ جو شخص نظر بد سے بچنے، يا كسی بيماری كو دور كرنے

کے لیے پہنے، اس میں یہ ثابت نہیں کہ دھاگہ اس بیماری سے حصول شفا کا سبب ہے، لیکن زینت و خوبصورتی کے لیے پہننا اس ممانعت اور نہی میں داخل نہیں ہوتا.

اگر تو یہ دھاگے کسی بیماری کو دور کرنے، یا نظر بد سے بچنے کے لیے پہنے جائیں تو یہ حرام ہیں، اور عورت کو اسے پہننے سے روکا جائیگا، چاہے وہ اس حرام مقصد کا قصد نہ بھی کرے، بلکہ اس نے مباح مثلا زینت کا قصد کیا ہو، اس لیے کہ یہ اس وقت ان سے مشابہت اختیار کر جائیگی، اور اپنے آپ کو لوگوں کے قیل و قال کے لیے پیش کریگی، کہ لوگ یہ گمان کرینگے کہ اس نے بھی اس حرام مقصد اور غرض کے لیے پہن رکھا ہے، اور پھر اس میں اس سے بھی بڑی خرابی یہ ہو گی کہ دوسری عورتیں بھي اس کی تقلید کرتے ہوئے پہنیں گی اور خاص کر جب وہ عورت دوسروں کے لیے قدوہ اور نمونہ ہو.

اور رہا اہل شرك سے مشابہت کا مسئلہ تو یہ محل نظر ہے: اس میں دیکھا جائیگا کہ اگر تو یہ چیز ان کے خصائص اور شعار و علامت میں شامل ہوتا ہو تو پھر اسے پہننا حرام ہے، کیونکہ شریعت میں یہ بات مقرر شدہ ہے کہ اللہ تعالی کے دشمنوں سے مشابہت اخیتار کرنا حرام ہے، اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

اسے ابوداود نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ اس میں کفار سے مشابہت ہے تو اسے پہننا حرام ہو گا، اگرچہ اسے پہننے والے کا مقصد کفار سے مشابہت نہ بھی ہو، کیونکہ لباس اور شکل و شباہت اور ہیئت میں کفار کی مشابہت ہوتی ہے، چاہے پہننے والے نے مشابہت کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو، جیسا کہ شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " القول المفید " (3 / 203).

رہا مسئلہ برائی کور وکنے کے لیے مقصد معتبر ہونے کا: ت واس کے متعلق عرض ہے کہ: جس کے متعلق ثابت ہو جائے کہ وہ شرعا برائی ہے تو اسے روکنا واجب ہے، اور اسے سرانجام دینے والے کا مقصد معتبر نہیں ہوگا، کیونکہ اچھی اور بہتر نیت برائی کو نیکی نہیں بنا سکتی، لہذا برائی اور منکر کو اگر کوئی شخص اچھی نیت کے ساتھ کرے تو وہ برائی ہی رہےگی.

لیکن نیت - چاہے وہ بری ہو یا اچھی - مباح اشیاء کو عبادات یا معاصی میں تبدیل کر دیتی ہے، چنانچہ جس شخص نے کھانا اس نیت سے کھایا کہ وہ اس سے عبادت اور اطاعت کرنے کے لیے تقویت حاصل کرنا چاہتا ہے، تو یہ اطاعت و عبادت بن جائیگا، اور اگر اس نے نیت کی کہ وہ لوگوں پر ظلم و ستم اور فجور کے لیے تقویت حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ معصیت ہے.

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

یہ ہار اور کڑے اور چوڑیاں وغیرہ اگر تو نظر بد یا جن وغیرہ سے بچنے کےلیے، یا پھر نصیب برلانے کے لیے پہنے جائیں تو ان کا پہننا حرام ہوگا.

اور اسی طرح اگر یہ کفار کی خصوصیت اور ان کے لباس میں شامل ہو تو بھی حرام ہے، اس میں پہننے والی کی نیت معتبر نہیں ہو گی، کہ آیا اس نے نظر بد سے بچنے کی نیت کی ہے یا نہیں ؟ یا اس نے کفار سے مشابہت کی نیت کی ہے یا نہیں ؟

لیکن اگر اس نے نظر بد سے بچنے کے لیے نہیں پہنے، اور نہ ہی اس میں کفار سے مشابہت ہوتی ہے، اور اسے پہننے والی کا مقصد زینت و خوبصورتی ہے تو یہ مباح ہے.

واللہ اعلم .